مواعظ حسینیہ (سنہ ۱۲۰۰ ہجری)

خطبات جمعہ مجدد الشریعۃ محیی الملۃ آیۃ اللہ العظمیٰ سید دلدار علی غفران مآبؒ

قسط۔۴

مترجم جناب محمد صادق خانصاحب جونپوری

موعظه چهارم

باید دانست که انسان یا عالمست یا غیر عالمست۔پس اگر غیر عالمست بر او واجب است طلب علم دین نمودن که در مسایل فروعیه بر سبیل تقلید فقیه عالم باشد، چه عامه ناس را از زنان و اهل حرفه تکلیف تحقیق مستلزم جرح است، و این در شرع نبوی جایز نیست۔دلالت میکند بر آن قول حق تعالی:''وَ مَا جَعَلَ عَلَيۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ مِنۡ حَرَجٍ۔''(الحج:۷۸)اما در مسایل اصولیه پس مشهور میان علما آنست که تقلید در آن جایز نیست بلکه باید که هر یک در غور و فهم خود دلیلیکه موجب خاطر او باشد در هر مسئله داشته باشد۔اما اینکه عرض نمودم که بر هر غیر عالم واجب است طلب علم دین ،پس این را علما از پیش خود نه بسته اند، بلکه بموجب فرمودن جناب رسول و جناب ائمه معصومین است۔

در کلینی از جناب صادق علیه السلام منقولست که جناب پیغمبر صلی الله علیه و آله فرمودند:طلب العلم فریضة علی کل مسلم الا ان الله یحب بغاة العلم ۔و هم در آن کتاب از جناب

چوتھا وعظ

یہ جاننا چاہئے کہ انسان یا عالم ہے یا غیر عالم۔اگر غیر عالم ہے تو اس پر حصول علم دین واجب ہے، جو کہ فروعی مسائل میں فقیہ عالم کی تقلید کے ذریعہ ہوتا ہے۔چونکہ عوام الناس جیسے عورتیں اور کام کرنے والے کے لئے تحقیق کو واجب قرار دینا ،مشقت اور پریشانی کا باعث ہے اور یہ شرع نبوی میں جائز نہیں ہے۔اس پر قول اللہ تعالیٰ دلالت کرتا ہے کہ:''اور امور دین میں تم پر کسی طرح کی سختی نہیں کی۔''لیکن اصولی مسائل کہ سلسلے میں علما میں مشہور یہ ہے کہ اس میں تقلید جائز نہیں ہے، بلکہ ہر ایک کو اپنے ذہن وعقل کے اعتبار سے ہر مسئلے پر ایک ایسی دلیل رکھنا چاہئے جو اس کو مطمئن کر سکے۔اور جو میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہر غیر عالم پر طلب علم دین واجب ہے،تو اسکو علماء نے اپنی طرف سے جعل نہیں کیا ہے بلکہ جناب رسولؐ اور جناب ائمہ معصومینؑ کے فرمودات کے مطابق ایسا کہا ہے۔

کتاب ''کلینی'' میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: ''حصول علم ہر مسلمان پر واجب ہے، بے شک اللہ طالب علموں کو دوست رکھتا ہے۔''نیز اسی کتاب میں جناب

امیر المومنین صلوات اللہ علیہ ماثور است کہ فرمودند کہ ای مردمان کمال دینداری اینست کہ طلب علم نمائیدو مقتضای آن عمل کنیدو آگاہ باشید کہ طلب علم بر شما واجب تر است از طلب مال، چہ مال را جناب حق سبحانہ و تعالی کہ عادلست میان مردمان قسمت نمودہ، خواہ طلب کند خواہ نکند، البتہ بقدر قسمت میرسد، بخلاف علم کہ آنرا حق تعالی پیش اہل آن گزاشتہ و دیگر انرا امر نمودہ کہ از انجا طلب نمایند۔ و از این قبیل احادیث بسیار است و اینقدر برای گوش شنوا کافیست۔ پوشیدہ نماند کہ درین کہ جناب امیر صلوات اللہ علیہ فرمودند کہ علم را از اہل علم باید طلبید یعنی مسایل دین خود را از کسیکہ عالم مذہب خود نباشد، نباید پرسیدو بمقتضای آن عمل نباید نمود۔ و موید این حدیث احادیث دیگر وارد شدہ اند کہ حاصل مضمون آنہا اینست کہ بایدمسایل دین خود را از آنہا اخذ کنید کہ احادیث ما را دیدہ باشندو احکام ما را شناختہ باشندو در بعضی از آنہا وارد شدہ کہ آنہا را بر شما حاکم گردانیدم، ہر کہ قول آنہا را رد کند بر ما رد کردہ و کسیکہ بر ما رد کردہ، بر حق تعالی رد کردہ و کسیکہ بر حق تعالی رد کردہ از جملہ کافرین و مشرکین است۔

امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ سے منقول ہے : ''اے لوگوں ! کمال دینداری یہ ہے کہ طلب علم کرو اور اس علم کی بنیاد پر عمل کرو۔ اور آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے لئے طلب علم ،طلب مال سے زیادہ اہم ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے عدل کی وجہ سے مال کو لوگوں میں بانٹ دیا ہے، چاہے تم طلب کرو یا نہ کرو جو قسمت میں ہے وہ ملے گا۔ علم اس کے برخلاف ہے ،اللہ نے اس کو اس کے اہل کے پاس ودیعت رکھا ہے، اور لوگوں کو حکم دیا ہے کہ وہاں سے طلب کریں۔ اور اس طرح کی احادیث بہت ہیں اور اس قدر، سننے والے کان کے لئے کافی ہے۔ مخفی نہ رہ جائے کہ جناب امیر صلوات اللہ علیہ نے جو یہ فرمایا ہے کہ علم کو اہل علم سے حاصل کرو، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے دین کے مسائل کو اس شخص سے نہیں پوچھنا چاہئے جو اپنے مذہب کا عالم نہ ہو اور اس کی بنیاد پر عمل بھی نہیں کرنا چاہئے۔

اس حدیث کی تائید میں دوسری حدیثیں موجود ہیں جن کا ماحصل یہ ہے کہ اپنے دینی مسائل کو ان لوگوں سے حاصل کرو جنھوں نے ہماری حدیثوں کو دیکھا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتے ہوں۔ اور دیگر حدیثوں میں وارد ہوا ہے کہ علماء کو تم پر حاکم قرار دیا ہے جس نے ان کے قول کو رد کیا اس نے ہمارے قول کو رد کیا ہے، اور جس نے ہمارے قول کو رد کیا اس نے اللہ تعالیٰ کے قول رد کیا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے قول کو رد کرے وہ کافروں اور مشرکوں میں شامل ہے۔

جناب آغا صاحب مدظله که بالفعل در کربلای معلی تشریف دارند، در فواید حائریه نوشته اند که حاصل مضمون اینست که چه بسیار عجب از مردمان زمانه که اگر یک روپیه بدست ایشان می افتد تا پیش صرافان رفته خاطر جمع نکنند، هرگز مطمئن نشوند و همچنین اگر اسپ را خرید نمایند تا ده کس از اسپ شناس پسند نکنند، نمی خرند، علی هذا القیاس در هر چیزی از چیزهای دنیوی تا بماهران آن چیز رجوع نکنند، خاطر ایشان مطمئن نمیشوند۔ بخلاف علم که درین باب هر که پاره حرف شناسی حاصل کرده باشد، دعوی کمال در علوم می نماید و میداند که الحال او را اصلاً از علما نیست۔ با وجود اینکه علم بمراتب اشرف است از مال و اسباب دنیوی و دقیق تر است و مهارت در آن مشکل تر و ضرر و خطای آن اعظم ضررها، چه آن ضرر دایمی است بخلاف ضرر دنیوی۔ پس عاقل باید که عقاید حقه خود را، و طریق عبادات خود را از آنها اخذ نمایند، که حق تعالی ایشانرا بعلم و صلاح آراسته باشد تا پیش خدا و رسول او معذور توانند شد۔ واللہ ولی التوفیق۔

اما علما: پس واجبست بر آنها که موافق علم خود عمل نمایند و آنها که نمیدانند مسائل دینیه را، تعلیم آنها کنند۔

جناب آغا صاحب مدظلہ نے جو کہ بنفس نفیس کربلائے معلیٰ میں تشریف فرما ہیں، ''فوائد حائریہ'' میں ایک عبارت لکھی ہے جس کا ماحصل یہ ہے:

کتنی تعجب خیز ہیں ابنائے زمانہ کی باتیں! اگر ایک روپیہ بھی ان کے ہاتھ لگتا ہے تو جب تک کسی سنار سے اسکی جانچ نہ کرالیں، مطمئن نہیں ہوتے، یا اگر کوئی گھوڑا خریدنا ہو تو جب تک دس گھوڑا پہچاننے والے پسند نہیں کرتے، اس کو نہیں خریدتے۔ اسی طرح دنیا کی ہر چیز میں جب تک اس چیز کے ماہرین کی طرف رجوع نہیں کرتے انھیں اطمینان نہیں ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف علم کے موضوع پر جس نے بھی تھوڑا سا ''الف ب'' سیکھ لیا تو یہ جانتے ہوئے بھی کہ ابھی وہ اصلاً علماء میں شامل نہیں ہے، علوم میں کامل ہونے کا دعویٰ کرنے لگتا ہے۔ جب کہ علم بمراتب دنیوی مال و منال سے بہتر اور دقیق تر ہے اور اس میں مہارت زیادہ مشکل اور اس میں خطا اور نقصان سب سے بڑا نقصان ہے، کیونکہ دنیوی نقصان کے برخلاف وہ نقصان دائمی ہے۔ پس عقلمند کو چاہئے کہ اپنے عقائد حقہ اور اپنے عبادت کے طریقوں کو ان لوگوں سے اخذ کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے علم و صلاح سے مزین کیا ہے، تاکہ اللہ و رسولؐ کے سامنے معذور رہیں۔ واللہ ولی التوفیق۔

اما علماء پس ان پر لازم و واجب ہے کہ اپنے علم کے موافق عمل کریں اور جن کو دینی مسائل کا علم نہیں، انھیں تعلیم دیں۔

در کلینی از جناب صادق علیه السلام منقولست که فرمودند دیدم در کتاب جناب امیر المومنین علیه السلام که چنانچه بر غیر عالم واجب است طلب علم دین نمودن، همچنین بر علما واجب است که علم را تعلیم آنها کنند۔

و هم در آن کتاب از امام محمد باقر علیه السلام منقول است که زکوۃ علم آنست که بندگان خدارا تعلیم کنی و هم از جناب امیر المومنین صلوات اللہ علیه منقولست که هر کس که ترک کند انکار منکر را بدل خود یا بدست خود یا بزبان خود، پس آن حکم مرده دارد که اثری بر حیات او مترتب نیست۔ و هم در آن کتاب کافی از جناب صادق علیه السلام منقولست که حق تعالی دشمن میدارد مومن ضعیف الایمانرا که نباشد مر او را دین کامل۔ حاضرین التماس نمودند که کدام کس است مومن ضعیف الایمان؟ حضرت فرمودند که آن مومنی که به بیند که کسی که مرتکب کاری میشود که خلاف شرع است و انرا از آن منع نکند۔ و از این قبیل احادیث دیگر وارد شده اند۔

و منظور فقیر از نقل این احادیث آنست که تا این ها که نمیدانند، بدانند که بر غیر عالم واجب است که اعتقاد حقه را و طریق عبادات و آداب آنرا از علمای اثنی عشریه که بصلاح و تقوی آراسته باشند اخذ نمایند۔

کتاب ''کلینی'' میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ میں نے امیر المومنینؑ کے صحیفے میں دیکھا ہے کہ جس طرح غیر عالم پر حصول علم دین واجب ہے، بالکل اسی طرح علماء پر واجب ہے کہ ان کو علم کی تعلیم دیں۔

اور اسی کتاب میں امام محمد باقر علیہ اسلام سے منقول ہے کہ علم کی زکات یہ ہے کہ اللہ کے بندوں کو تعلیم دو۔ اور اسی طرح جناب امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو بھی اپنے دل، زبان یا افعال سے کسی غلط کام کے انکار کو ترک کرے، پس وہ مردے کا حکم رکھتا ہے جس کی حیات پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا ہے۔ نیز کتاب ''کافی'' میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے: اللہ تعالیٰ ضعیف الایمان مومن کو جس کا دین مکمل نہیں ہے دشمن رکھتا ہے۔ حاضرین نے التماس کیا ضعیف الایمان مومن کون ہے۔ حضرت نے فرمایا: ''وہ مومن جو دیکھے کہ کوئی شخص ایسے کام کا مرتکب ہو رہا ہے جو خلاف شرع ہے اور اس کو اس سے منع نہ کرے''، اور اسی طرح کی دوسری حدیثیں بھی وارد ہوئی ہیں۔

اس فقیر کا ان حدیثوں کے نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ نہیں جانتے جان لیں کہ غیر عالم پر واجب ہے کہ صحیح اعتقاد، طریق عبادات اور ان کے آداب کو، ان علمائے اثنا عشریہ سے جو صلاحیت وتقویٰ سے مزین ہیں حاصل کریں

و علما را واجب است که علم خود را بذل نمایند و از اهل آن بخل ننمایند۔ و از امریکه خلاف شرع باشد با وجود شرایط، مرتکب آنها را از آن منع نمایند۔ و از اینجاست که فقیر در هر جمعه تقریباً بعضی از کلمات حقه را بگوش سامعان میرساند۔

پس باید که مستمعین کلام فقیر را به منزله افسانه ندانند که همین که از اینجا برخواستند ناشنیده انگارند۔ بلکه آنچه بر ما واجب ست بتدریج ادای آن نمائیم، پس باید مستمعین هم آنچه بر ایشان واجبست بعمل آرند و بر حرف من گوش کنند و بر آن عمل نمایند۔ فردا است که ما همه را پیش خدا و رسول او صلی اللہ علیه و آله و سلم حاضر خواهند کرد، و از آنچه بر ما واجب کرده اند خواهند پرسید ۔برای آنروز جواب برای خود ها مهیا باید نمود۔

و در کتاب عیون و علل الشرایع از جناب امام رضا منقول است که فرمودند حق سبحانه و تعالی را حکمت در نماز جماعت اینست که تا اسلام و بیگانگی پرستیده شدن او سبحانه و تعالی ظاهر شود و این معنی موجب اتمام حجت بر اهل شرق و غرب شود تا مردمانرا ممکن شود که باهم گواهی باسلام دیگری دهند ۔و علاوه اینکه درین نماز جماعت و اجتماع مومنین مساعده است بر نیکی و پرهیز گاری و باز ماندن است از گناهان۔

اور علماء پر اپنے علم کو باٹنا، ان کو ان کے اہل سے بخل نہ کرنا اور خلاف شرع کاموں کے مرتکب ہونے والے کو شرائط کی فراہمی کی صورت میں منع کرنا واجب ہے۔ اسی لئے یہ حقیر ہر جمعہ میں بعض کلمات حقہ کو سامعین کی سماعتوں تک پہونچاتا ہے۔

پس سننے والوں کو چاہئے کہ اس حقیر کی باتوں کو افسانہ نہ سمجھیں کہ یہاں سے اٹھتے ہی سنی ان سنی کردیں، بلکہ جو ہم پر واجب ہے ہم اسے آہستہ آہستہ ادا کریں اور سامعین بھی جو ان پر واجب ہے اس پر عمل کریں اور میری باتوں کو سنیں اور اس پر عمل کریں۔ کل ہم سب کو اللہ و رسول کی خدمت میں حاضر کیا جائے گا اور جو کچھ ہم پر واجب کیا گیا تھا اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس دن کے لئے سب کو اپنے اپنے جواب تیار رکھنا چاہئے۔

کتاب ''عیون'' اور ''علل الشرایع'' میں جناب امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے: ''حق تعالیٰ کی نماز جماعت میں حکمت یہ ہے کہ اسلام اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت ظاہر و باہر ہو اور اس طریقے سے اہل شرق و غرب عالم پر اتمام حجت ہوجائے اور لوگوں کے لئے ممکن ہوسکے کہ ایک دوسرے کے اسلام کی گواہی دے سکیں نیز نماز جماعت اور مومنین کا جمع ہونا نیکی و پرہیزگاری پر عمل پیرا ہونے اور گناہوں سے بچنے میں مدد کرتا ہے۔''

و هم در آن کتاب از ابن ابی مغفور ماثور است که حق سبحانه و تعالی را حکمت در نماز جماعت اینست که تا نماز گزار از تارک نماز ممتاز شود۔ و امتیاز یابد کسیکه محافظت نماید اوقات نماز را از کسیکه ضایع میکند آنرا ۔ و اگر چنین نباشد پس باید که کسی گواهی ندهد بصلاح دیگری، زیرا که شخصی که نماز جماعت را بگزارد نماز او مقبول نیست، بجهت اینکه جناب سید المرسلین صلی اللہ علیه و آله فرمودند که نماز نیست مگر برای کسیکه نماز را گزارد در مسجد با مسلمانان۔ پوشیده نماند که از امثال این احادیث ظاهر میشود که چنانچه حق سبحانه و تعالی را حکمت است در اخفای بعضی عبادات، همچنین او را حکمتها است در اعلان بعضی عبادات دیگر۔ کما یدل علیه قول الصادقؑ: یا معلی انّ اللہ یحب ان یعبد فی السر کما یحب ان یعبد فی العلانیة۔ جناب صادق صلی اللہ علیه و آله و سلم فرمودند: که حق تعالی دوست میدارد که او را پوشیده و مخفی عبادت کند، چنانچه دوست میدارد که علانیه و ظاهراً اور را عبادت کند۔ پس باید مومنین گول و فریب اینها نخورند که نماز واجب را علانیه نمیکنند، و در جماعت و جمعه داخل نمیشوند و اظهار می نمایند که ما بجهت این عبادت حق تعالی را در ظاهر نمیکنیم که احتمال ریا

اور اسی کتاب میں ابن ابی مغفور سے منقول ہے کہ نماز جماعت میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ نماز پڑھنے والے اور نماز نہ پڑھنے والے کے درمیان امتیاز ہو سکے اور نماز کے اوقات کی حفاظت کرنے والے کو اس کو ضائع کرنے والے پر ترجیح دی جاسکے اور اگر ایسا نہ ہوگا تو ایک دوسرے کی خوبی کی گواہی نہ دے سکے گا، چونکہ جو شخص نماز ، جماعت سے نہیں پڑھتا ہے اس کی نماز مقبول نہیں ہے۔ جناب سید المرسلینؐ نے فرمایا ہے کہ نماز نہیں ہے سوائے اس کے لئے جو مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھے۔

ایسی حدیثوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ جس طرح بعض عبادتوں کو چھپانے میں اللہ تعالیٰ کی حکمت ہے اسی طرح بعض عبادتوں کے علی الاعلان انجام دینے میں اس کی حکمتیں ہیں۔ جیسا کہ چھٹے امام کا قول اس بات کی طرف دلالت کرتا ہے۔ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے معلیٰ! جس طرح اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ اس کی چھپ کر عبادت کی جائے، اسی طرح وہ یہ بھی چاہتا ہے کہ اس کی علی الاعلان اور کھل کر عبادت کی جائے۔ پس لوگوں کو چاہئے کہ ان لوگوں کے دھوکے میں نہ آئیں جو واجب نمازوں کو علانیہ نہیں پڑھتے اور جمعہ و جماعت میں شریک نہیں ہوتے اور یہ کہتے ہیں کہ ہم اس وجہ سے علانیہ اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کرتے کیونکہ اس میں ریا کا شائبہ

در و بیشتر است۔بلکه سخن ایشان از جانب شیطان دانسته، در جواب باید گفت که خدا و رسول او داناتر اند از شما۔لهذا امر نموده اند که عبادات واجبه را چه نماز و چه روزه و چه زکوة واجبه را باید باعلان بجا آرند، تا حکمتها که بر اعلان آنها موقوفست مترتب شود۔و عبادت مستحبه را از صلوة و صوم و تصدقات مستحبه فرموده اند که مخفی بجا آرند که احتمال ریا در آن کمتر است۔و هم از آنجا ظاهر میشود که خلاف مصلحت و حکمت حق تعالی است که انسان گناهان خود را پیش خلق خدا اظهار نماید و خود را پیش مردمان بفسق و فجور معروف سازد و اینمعنی را موجب صفای باطن خود داند، چه هر که کلام خدا و رسولؐ و جناب ائمه علیہم السلام ملاحظه نموده باشد و بر اوضاع جناب ائمه علیهم السلام اور ا اطلاع باشد میداند بعلم یقین که جناب شارع را مطلوب از ما اینست که ظاهر و باطن هر دو را مهذب و آراسته کنیم، نه اینکه بحسب ظاهر بر خلاف طریق نبوی سلوک نمایند و ادعا نمایند که باطن ایشان بر طبق طریقه نبوی است۔مثل ایشان مثل کسیست که غلام شخصی باشد که آنشخص برو احسان و انعام از حد متجاوز کرده باشد، وآن غلام پیش مردمان نافرمانیهای آقای خود کند و از هر چیزیکه آقایش منع نماید مرتکب آن شود و چیزیکه حکم

زیادہ ہوتا ہے۔اس کی بات کو شیطان کی بات سمجھتے ہوئے جواب میں کہنا چاہئے کہ اللہ و رسولؐ آپ سے زیادہ جانتے ہیں، اسی لئے حکم دیا ہے کہ واجب عبادات کو چاہے وہ نماز ہو یا روزہ یا واجب زکات، علانیہ بجا لائیں تا کہ وہ حکمتیں جو ان کو علی الاعلان انجام دینے میں مضمر ہیں ظاہر و آشکار ہو جائیں۔اور مستحب عبادتیں جیسے نماز، روزہ اور مستحب صدقات کو چھپ کر انجام دیں چونکہ اس میں ریا کا احتمال کمتر ہے۔اور یہیں سے معلوم ہوتا ہے کہ اپنی گناہوں کا خلق خدا کے سامنے اظہار کرنا اور اپنے آپ کو لوگوں کے درمیان فسق و فجور میں مشہور کرنا اور اس بات کو اپنے خلوص باطن کا باعث جاننا مصلحت و حکمت الٰہی کے خلاف ہے، کیونکہ اگر کسی شخص نے اللہ و رسولؐ اور ائمہ معصومینؑ کے اقوال کو مشاہدہ کیا ہو اور جناب ائمہ علیہم السلام کے حالات زندگی سے واقف ہو، تو وہ یقینی طور پر یہ جانتا ہوگا کہ جناب شارع ہم سے یہ چاہتا ہے کہ ظاہر و باطن دونوں کو مہذب و آراستہ کریں، نہ یہ کہ ظاہری طور پر طریقہ نبوی کے خلاف عمل کریں اور یہ دعویٰ کریں کہ ان کا باطن، طریقہ نبوی کے موافق ہے۔اس طرح کے لوگوں کی مثال اس شخص کی ہے جو کسی کا غلام ہو اور اس کے مالک نے اس پر حد سے زیادہ احسان و اکرام کیا ہو، اور وہ غلام لوگوں کے سامنے اپنے مالک کی نافرمانی کرے اور جس چیز سے اس کا مالک منع کرتا ہو اس کا ارتکاب کرے اور جس چیز کا

نموده باشد آنرا ترک نماید۔ معهذا اظهار نماید که من در باطن آقای خود بسیار دوست میدارم و آقای من ازین نافرمانیهای بسیار راضی است۔ پس چنانچه پیش عقلا حرف او مقبول نیست ،همچنین حرف اینها هم مقبول نباشد۔ در کلینی از عباس که آزاد کرده امام رضا علیه السلام بود منقول است که گفت شنیدم که امام رضا علیه السلام میفرمودند که کسیکه عبادات مستحبه را مخفی واقع سازد ،ثواب هفتاد عبادت برای او نوشته میشود و کسیکه گناهان حق تعالی کند و آنرا پیش مردمان ظاهر سازد ،پیش خدا و خلق او ذلیل و خوار میشود و کسی که گناهی از او صادر شود و آنرا مخفی سازد حق تعالی آنرا بفضل عمیم خود می بخشد۔ و برین مضمون حدیثی دیگر در کلینی از جناب سید المرسلین صلی الله علیه و آله منقولست ۔و در کتاب کافی از جناب صادق علیه السلام منقولست که فرمودند برای روز جمعه حق تعالی حقی و حرمتی برای بندگان لازم گردانیده ،پس پرهیز از اینکه در آنروز قصور کنی در عبادت ،و از اینکه مرتکب حرامی شوی پس بدرستیکه حق تعالی درین روز حسنات را مضاعف میکند و گناهان را محو میکند و درجهای عبادت کنندگانرا بلند میگرداند۔

حکم دے اس کو ترک کردے، لیکن اس کے باوجود یہ کہے کہ میں باطن میں اپنے مالک کو بہت چاہتا ہوں اور میرے مالک ان نافرمانیوں سے بہت خوش ہے۔ جس طرح عقلاء کے نزدیک اس غلام کی بات قابل قبول نہیں ہے بالکل اسی طرح ان لوگوں کا قول بھی قابل قبول نہیں ہے۔

کتاب ''کلینی'' میں امام رضا علیہ السلام کے آزاد کردہ شخص سے منقول ہے کہ میں نے امامؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص مستحب عبادات کو مخفی اور چھپے ہوئے طریقہ سے انجام دیگا، اس کے لئے ستر عبادتوں کا ثواب لکھا جائے گا اور جو شخص گناہ کرے اور اس کو لوگوں پر ظاہر کردے، وہ خدا اور خلق خدا کے سامنے ذلیل و خوار ہوگا اور کسی سے کوئی گناہ سرزد ہوجائے اور وہ اس کو چھپالے تو حق تعالیٰ اس کو اپنے فضل عمیم سے معاف کردے گا اور اسی مضمون کی ایک حدیث ''کلینی'' میں جناب سید المرسلینؐ سے منقول ہے۔

اور کتاب ''کافی'' میں جناب امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے بندوں پر روز جمعہ کا ایک حق قرار دیا ہے، پس اس دن عبادت میں کمی کرنے اور ارتکاب گناہ سے بچو۔ بے شک اللہ اس دن حسنات میں اضافہ کرتا ہے، گناہوں کو مٹاتا ہے اور عبادت کرنے والے کے درجات کو بلند کرتا ہے۔

بباید دانست که چیزهای حرام بسیار اند۔اما سه چیز اند که در این زمانه شیاع آن بمرتبه رسیده که عیب آن از نظر مردمان برخواسته ،بلکه بعضی از آنها را بعضی از ناس عبادت قرار داده اند و آنرا بعشق پاک تعبیر می نمایند۔

از جناب حضرت صادقؑ کسی سوال نمود از عشق۔حضرت فرمودند:قلوب خلت من ذکر الله فاذاقه الله حب غیره ۔از جناب سید المرسلینؐ منقولست که فرمودند که نگاه کردن که از روی لذت نفس باشد،از جانب شیطان است۔ هم از آنجناب منقولست که فرمودند کسیکه که امردی را ببوسد ازروی شهوت ،حق تعالی او را هزار سال عذاب خواهد کرددرآتش جهنم ۔و کسیکه با مرد جماع کند،بوی بهشت نخواهد شنید۔با آنکه بوی بهشت از پانصد ساله راه شنیده میشود۔مگر آنکه توبه نماید ۔وهم از آنجناب منقولست که هر که زنا کند با زنی مسلمه یا یهودیه یا نصرانیه یا مجوسیه ،خواه آن زن آزاد باشد یا بنده ،و از آن عمل توبه نکند و همچنان بر آن مصر باشد تا بمیرد ۔حق سبحانه و تعالی سیصد در بقبر وی بگشاید که از آن درها ،مارها و کژدم ها و اژدها

یہ جاننا چاہئے کہ حرام کام بہت ہیں لیکن کچھ حرام کام آج کے زمانے میں اتنا پھیل چکے ہیں کہ ان کا عیب لوگوں کی نظروں سے ختم ہوگیا ہے، یہی نہیں بلکہ ان کاموں میں سے بعض کو کچھ لوگوں نے عبادت قرار دے دیا ہے اور اس کو عشق پاک سے تعبیر کرتے ہیں۔

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے عشق کے بارے سوال کیا۔حضرتؑ نے فرمایا: ''وہ دل جس میں اللہ تعالیٰ کی محبت نہیں ہوتی ہے، اس میں غیر کی محبت جا گزین ہوجاتی ہے۔''

جناب سید المرسلینؐ سے منقول ہے کہ وہ نگاہ جو لذت نفس کے لئے ہو شیطان کی طرف سے ہے۔اور آں جنابؐ سے منقول ہے کہ جو شخص کسی امرد جوان کا شہوت سے بوسہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کو ہزار سال جہنم کی آگ میں معذب کرے گا۔اور جو شخص کسی مرد سے ہمبستری کریگا، وہ کبھی جنت کی خوشبو نہیں سونگھ سکتا جب کہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی دوری سے محسوس ہوتی ہے۔مگر یہ کہ توبہ کرے۔نیز آں حضرت سے منقول ہے کہ جو شخص مسلمان ، یہودی، مجوسی یا نصرانی عورت سے زنا کرے چاہے وہ عورت آزاد ہو یا کنیز، اور اس عمل سے توبہ نہ کرے اور اس پر اصرار کرتا ہو یہاں تک کہ مرجائے ،تو اللہ سبحانہ تعالیٰ اس کی قبر میں تین سو دروازے کھول دیگا جس سے جہنم کے سانپ، بچھو

های جهنم بقبر وی در آیند تاروز قیامت در آتش بسوزد۔ و چون در حشر از قبر مبعوث شود، خلایق از بوی گند آن متاذی شوند و از شدت آن نزدیک شود که خلایق نفس نتوانند زد و د۔ درینوقت منادی ندا کند که آنچه بوست اهل محشر می گویند نمیدانیم و رنج ما از آن بمرتبه کمال رسیده۔ گوید این بوی فروج زنان زنا کنندگانست که بی توبه مرده اند ۔پس ای اهل محشر بر ایشان لعنت کنید که خدایتعالی بر ایشان لعنت کند۔

اور اژدر اس کی قبر میں داخل ہونگیں اور قیامت تک آگ میں جلے گا۔ جب حشر کے روز قبر سے اٹھایا جائے گا تو لوگ اس کی بدبو سے پریشان ہوجائیں گے اور بدبو کی وجہ سے سانس لینا دشوار ہوجائیگا۔ اس وقت منادی ندا کرے گا کہ یہ کیسی بدبو ہے، اہل محشر جواب دیں گے ہم نہیں جانتے اور اس سے ہم کو بہت تکلیف ہورہی ہے۔ جواب آئیگا یہ زنا کرنے والی عورتوں کے شرمگاہ کی بدبو ہے جو بغیر توبہ کے مرگئی ہیں۔ پس اے اہل محشر ان پر لعنت کرو کہ اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرتا ہے۔

(جاری)

سید العلماءؒ سید علی نقی نقوی کے متعلق معلومات

سید العلماء کی حیات وآثار کے متعلق تحقیقی وتدوینی کام موسسۂ نور ہدایت، امام باڑہ غفران مآبؒ میں ہورہا ہے۔ لہٰذا موصوف کے حلقۂ قربت وعقیدت سے درخواست ہے کہ اس تعلق سے جو بھی مناسب مواد مثلاً یادداشتیں، گفتگو، مجلسی نکات نیز خطوط ومضامین، ویڈیو یا آڈیو کیسیٹ اور سی۔ڈی۔ وغیرہ ہوں عنایت فرما دیں۔ عین نوازش ہوگی۔ یہ سب استفادہ کے بعد انشاء اللہ بصد شکریہ واپس کردیئے

ماهنامه ''شعاع عمل'' کے ممبروں سے مخلصانہ درخواست

اگر آپ کی ایک سال یا کئی سالوں کی سالانہ ممبری فیس باقی ہے تو اسے Noorehidayat Foundation (Payble at Lucknow) کے نام D.D. بنوا کر یا منی آرڈر کے ذریعہ جلد سے جلد روانہ فرمائیں تاکہ ہم آئندہ بھی دینی خدمت میں آپ کا ساتھ دیتے رہیں نیز اگر آپ کو شمارہ نہیں دستیاب ہورہا ہے تو فون یا ای میل کے ذریعہ فوراً اطلاع دیں۔

فون: 0522-2252230 / 09335276180 ای میل: noorehidayat@gmail.com noorehidayat@yahoo.com